احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 20۔اپریل 2012ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 20 اپریل 2012ء 27 جمادی الاول 1433 ہجری 20 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 92

بخشش کا ذریعہ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جس شخص نے اپنے بیٹے کو قرآن کریم ناظرہ کی تعلیم دلائی، اس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہوگئے اور جس شخص نے قرآن کریم حفظ کروایا اس کو قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند جیسی صورت پر اٹھایا جائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھنا شروع کرو۔ جب وہ پڑھے گا تو ہر آیت کے بدلے اللہ عزوجل اس کے باپ کا ایک درجہ بلند فرماتا رہے گا حتیٰ کہ حافظ اس حصہ قرآن کے آخر تک پہنچ جائے جو اس کو یاد تھا۔

(المعجم الاوسط الطبرانی جز 2 صفحہ 264)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ انجیل انسانیت کے درخت کی پورے طور پر آبپاشی نہیں کرسکتی۔ ہم اس مسافر خانہ میں بہت سے قویٰ کے ساتھ بھیجے گئے ہیں۔ اور ہر ایک قوت چاہتی ہے کہ اپنے موقعہ پر اس کو استعمال کیا جائے۔ اور انجیل صرف ایک ہی قوت حلم اور نرمی پر زور مار رہی ہے۔ حلم اور عفو درحقیقت بعض مواقع میں اچھی ہے لیکن بعض دوسرے مواضع میں سمّ قاتل کی تاثیر رکھتی ہے۔ ہماری یہ تمدنی زندگی کہ مختلف طبائع کے اختلاط پر موقوف ہے بلاشبہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنے تمام قویٰ کو محل بینی اور موقعہ شناسی سے استعمال کیا کریں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگرچہ بعض جگہ ہم عفو اور درگزر کر کے اس شخص کو فائدہ جسمانی اور روحانی پہنچاتے ہیں جس نے ہمیں کوئی آزار پہنچایا ہے لیکن بعض دوسری جگہ ایسی بھی ہیں جو اس جگہ ہم اس خصلت کو استعمال کرنے سے شخص مجرم کو اور بھی مفسدانہ حرکات پر دلیر کرتے ہیں۔

ہماری روحانی زندگی کی طرز ہماری جسمانی زندگی کی طرز سے نہایت مشابہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جگہ ایک ہی مزاج اور طبیعت کی اغذیہ اور ادویہ پر زور مارنے سے ہماری صحت بحال نہیں رہ سکتی۔ اگر ہم دس یا بیس روز متواتر ٹھنڈی چیزوں کے کھانے پر ہی زور دیں اور گرم غذاؤں کا کھانا حرام کی طرح اپنے نفس پر کردیں تو ہم جلد تر کسی سرد بیماری میں جیسے فالج اور لقوہ اور رعشہ اور صرع وغیرہ میں مبتلا ہوجائیں گے۔ اور ایسا ہی اگر ہم متواتر گرم غذاؤں پر زور دیں۔ یہاں تک کہ پانی بھی گرم کر کے ہی پیا کریں تو بلاشبہ کسی مرض حار میں گرفتار ہوجائیں گے۔ سوچ کر دیکھو کہ ہم اپنے جسمانی تمدن میں کیسے گرم اور سرد اور نرم اور سخت اور حرکت اور سکون کی رعایت رکھتے ہیں اور کیسی یہ رعایت ہماری صحت بدنی کے لئے ضروری پڑی ہوئی ہے۔ پس یہی قاعدہ صحت روحانی کے لئے برتنا چاہئے۔ خدا نے کسی بری قوت کو ہمیں نہیں دیا۔ اور درحقیقت کوئی بھی قوت بری نہیں صرف اس کی بداستعمالی بری ہے مثلاً تم دیکھتے ہو کہ حسد نہایت ہی بری چیز ہے لیکن اگر ہم اس قوت کو برے طور پر استعمال نہ کریں تو یہ صرف اس رشک کے رنگ میں آجاتی ہے جس کو عربی میں غبطہ کہتے ہیں یعنی کسی کی اچھی حالت دیکھ کر خواہش کرنا کہ میری بھی اچھی حالت ہوجائے۔ اور یہ خصلت اخلاق فاضلہ میں سے ہے۔ اسی طرح تمام اخلاق ذمیمہ کا حال ہے کہ وہ ہماری بداستعمالی یا افراط اور تفریط سے بدنما ہوجاتی ہیں۔ اور موقع پر استعمال کرنے اور حد اعتدال پر لانے سے وہی اخلاق ذمیمہ اخلاق فاضلہ کہلاتے ہیں۔

پس یہ کس قدر غلطی ہے کہ انسانیت کے درخت کی تمام ضروری شاخیں کاٹ کر صرف ایک ہی شاخ صبر اور عفو پر زور دیا جائے۔ اسی وجہ سے یہ تعلیم چل نہیں سکی اور آخر عیسائی سلاطین کو جرائم پیشہ کی سزا کے لئے قوانین اپنی طرف سے طیار کرنے پڑے۔ غرض انجیل موجودہ ہرگز نفوس انسانیہ کی تکمیل نہیں کرسکتی۔ اور جس طرح آفتاب کے نکلنے سے ستارے مضمحل ہوتے جاتے ہیں یہاں تک کہ آنکھوں سے غائب ہوجاتے ہیں یہی حالت انجیل کی قرآن شریف کے مقابل پر ہے۔

(کتاب البریہ - روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 66)

نمایاں کامیابیاں

مکرم پیر فضل الرحمٰن مظفر صاحب ابن مکرم پیر عبدالرحمٰن صاحب مرحوم فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ کے فضل سے میری بیٹی رافعہ رحمٰن کو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کے کانووکیشن منعقدہ 11 فروری 2012ء میں BS(H) کیمسٹری میں CGPA-3.76 (86.42%) کے ساتھ اول پوزیشن کی وجہ سے گولڈ میڈل کا انعام ملا ہے۔ اور یہ بچی اب M.Phil کیمسٹری 2nd سمیسٹر میں زیر تعلیم ہے۔

اسی طرح دوسری بچی افسر بانو کو اسی کانووکیشن میں BS(H) فزکس کی ڈگری CGPA-3.04 (71%) کے ساتھ حاصل ہوئی ہے یہ بچی بھی اب M.Phil فزکس 2nd سمیسٹر میں زیر تعلیم ہے۔

نیز تیسرے بیٹے فتح الرحمٰن جو کہ سافٹ ویئر انجینئرنگ میں 7th سمیسٹر تک CGPA-3.76 (86.82) کے ساتھ تمام سمیسٹرز میں اول پوزیشن ہولڈر رہے۔ اور اب فائنل (8th) سمیسٹر میں زیر تعلیم ہے۔

یہ سب بچے والد اور والدہ کی طرف سے حضرت پیر افتخار احمد صاحب ابن حضرت صوفی احمد جان رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں نیز اپنی والدہ مکرمہ زاہدہ مظفر صاحبہ کی طرف سے حضرت ماسٹر مرزا نذیر حسین صاحب ابن حضرت حکیم محمد حسین صاحب (مرہم عیسیٰ) رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے لئے یہ کامیابیاں دینی اور دنیاوی ہر دو لحاظ سے بابرکت فرمائے، انہیں ہمیشہ خادم دین بنائے رکھے، مزید تعلیمی میدان میں نمایاں اور اعلیٰ کامیابیوں سے بھی نوازتا چلا جائے۔ آمین

مکرم فرید احمد بھٹی صاحب

صوبہ باکونگو۔کونگو کنشاسا کا چوتھا جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ صوبہ باکونگو کو اپنا چوتھا جلسہ سالانہ مؤرخہ 17 اور 18 فروری 2012ء کو جماعت کے صوبائی ہیڈ کوارٹرز مبانزانگونگو MBANZA NGUNGU میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ کونگو کے دارالحکومت کنشاسا سے 150 کلومیٹر جنوب مغرب میں یہ شہر نیشنل ہائی وے نمبر ایک پر واقع ہے۔ اس شہر میں گزشتہ سال جون میں برلب سڑک جماعت کو ایک خوبصورت پختہ بیت الذکر بنانے کی توفیق ملی ہے۔ اس کا نام بیت ناصر ہے۔

اس سے قبل اس علاقے کے سالانہ جلسہ جات یک روزہ تھے۔ اس بار یہ جلسہ دو دن منعقد ہوا۔

جلسہ گاہ

یہاں ہر سال جلسہ کیلئے ہال کرائے پر لیا جاتا تھا تاہم اس بار بیت الذکر اور معلم ہاؤس مکمل ہو جانے کی وجہ سے جلسہ بیت ناصر کے صحن میں کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ جلسہ کی مناسبت سے بینرز سے جلسہ گاہ کو سجایا گیا تھا۔ بیت الناصر کے صحن میں ایک بڑی مارکی لگا کر اس میں سٹیج بنایا گیا۔ جبکہ حاضرین کے لیے کرسیاں بچھائی گئی تھیں۔

جلسے کا پہلا روز

نماز جمعہ: نماز جمعہ سے قبل دور ونزدیک سے احباب جماعت کی ایک تعداد جلسہ گاہ پہنچ چکی تھی۔ نماز جمعہ مکرم امیر صاحب کونگو کی اقتداء میں بیت ناصر میں ادا کی گئی۔ خطبہ جمعہ کا لنگالا LINGALA زبان میں رواں ترجمہ کیا گیا۔

شام ساڑھے چار بجے زیر صدارت مکرم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مربی انچارج کونگو جلسے کے پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب کونگو کنشاسا نے جلسہ کی افتتاحی تقریر کی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حسب ذیل تقاریر ہوئیں۔

مالی قربانی کی اہمیت از مکرم محمد BOEME صاحب، نماز کی اہمیت از مکرم ابراہیم کاندا صاحب جماعت کی ترقی کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات از مکرم ابراہیم MPELO صاحب

یہ اجلاس شام تک جاری رہا۔ پھر ساڑھے چھ بجے نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔ نمازوں کے بعد حسب پروگرام مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔ احباب نے دلچسپی سے اس پروگرام میں شرکت کی مکرم امیر صاحب نے احباب کے سوالوں کے جوابات لنگالا اور فرنچ زبان میں دیئے۔ یہ مجلس رات آٹھ بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں احباب کی خدمت میں رات کا کھانا پیش کیا گیا۔ اس طرح جلسہ کا پہلا روز بخیریت اختتام پذیر ہوا۔

جلسے کا دوسرا روز

دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا۔ بعد از نماز فجر حسب ذیل دروس ہوئے۔

درس قرآن مجید از مکرم امیر صاحب کونگو درس حدیث از فرید احمد بھٹی درس ملفوظات از مکرم محمد BOEME صاحب

صبح دس بج کر تیس منٹ پر جلسے کا دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم عبد الصالح مدیس نیشنل سیکرٹری تربیت شروع ہوا۔ اس اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

آنحضرت ﷺ کا مقام از روئے تحریرات حضرت اقدس مسیح موعود مکرم حبیب BONGO صاحب بعض قرآنی دعائیں از فرید احمد بھٹی ان تقاریر کے بعد بعض نومبائعین احباب نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔

اجلاس کے آخر پر صدر مجلس نے دین حق میں عورت کے مقام پر لنگالا زبان میں تقریر کی۔ دوپہر سوا ایک بجے نماز ظہر وعصر مکرم امیر صاحب نے پڑھائیں۔

جلسہ کا اختتامی اجلاس

نمازوں کی ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مربی انچارج کونگو شروع ہوا۔ تلاوت اور قصیدہ کے بعد مکرم سلیمان KANKU صاحب نے جماعت احمدیہ کے تعارف کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر لوکل معلم احمد بوبا صاحب نے آنحضرت ﷺ بطور رحمۃ للعالمین کے حوالے سے تقریر کی آپ نے بتایا کہ کس طرح تمام مخلوقات پر نبی کریم ﷺ کے احسانات ہیں۔ اس کے بعد مہمانوں کو اپنے تاثرات پیش کرنے کی دعوت دی گئی۔

معزز مہمانوں کے تاثرات

MBANZA- NGUNGU شہر کے چیف نے کہا میں ہر سال جماعت کے جلسے میں شرکت کرتا ہوں۔ یہ جماعت پیار اور امن کے قیام کیلئے کوشش کرنے والی ہے۔ معاشرے کیلئے دین کی تعلیم عمدہ رنگ میں یہاں سننے کو ملتی ہے۔ جس پیار اور محبت سے آپ لوگوں نے ہمیں دعوت دی اور پیار و محبت کا پیغام دیا اس کے لیے ہم آپ کے شکرگزار ہیں۔

اسی طرح ایک اور مہمان نے کہا آنحضرت ﷺ کس قدر رحیم تھے اور محبت کا پرچار کرنے والے تھے آج جلسے میں شامل ہو کر پتہ چلا۔ جماعت کو کوشش کر کے دین کی تعلیم اوروں کو بھی بتانی چاہیے۔ تاکہ دین کے بارے میں غلط تاثر دور ہو۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب کونگو نے ”حفاظت قرآن مجید“ کے عنوان پر جلسے کی اختتامی تقریر کی۔ اختتامی اجلاس میں معززین شہر بھی تشریف رکھتے تھے ان میں شہر کے چیف کے علاوہ فوج، پولیس عدالت کے عہدیداروں کے علاوہ پادری حضرات اور دیگر معززین شامل تھے۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد حاضرین کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسے کی کل حاضری 335 افراد رہی۔ بعد ازاں احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

پریس کوریج

لوکل ٹی وی اور ریڈیو نے اسی روز خبرنامہ میں اور بعد ازاں جلسہ کی کارروائی کے بعض حصے نشر کئے اس طرح تمام علاقے میں جماعت کا پیغام پہنچا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ جماعت کونگو کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے تمام خدمت کرنے والوں کو بہتر رنگ میں مقبول خدمت کی توفیق عطا کرے۔

مخلوق کے ہمدرد حضرت میر ناصر نواب صاحب

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب کے متعلق حیات ناصر میں تحریر کرتے ہیں۔

مخلوق کی ہمدردی اور بھلائی کے لئے ان کے دل میں درد تھا اور ہمیشہ انہوں نے اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے کوشش کی اور ان کاموں میں انہیں بہت لذت تھی جو دوسروں کی بھلائی اور خیر خواہی کے ہوں۔ چنانچہ دارالضعفاء ان کی ایک ایسی یادگار ہے جو دنیا کے آخر تک ان کے نام کو زندہ رکھے گی۔ یہ ان بہت سے کاموں میں ایک ہے جو آپ نے رفاہ عام کے لئے تیار کئے۔ قادیان میں ابتداءً مکانات کی بڑی قلت تھی اور سلسلہ کے غربا کے لئے تو اور بھی مشکل تھی جو کرایہ دینے کی مقدرت نہ رکھتے تھے۔ اس ضرورت کا احساس کر کے انہوں نے جماعت کے غریب مہاجرین کے لئے کوٹھے بنانے کے لئے ایک تحریک شروع کی۔ حضرت نواب صاحب قبلہ نے اس کے لئے زمین دی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس کی بنا رکھی اور وہ محلہ دارالضعفاء (ناصر آباد) کے نام سے مشہور ہوا۔ (حیات ناصر ص23)

محترم عرفانی صاحب لکھتے ہیں:

عام پبلک کے فائدہ کے لئے انہوں نے ایک ہسپتال کے لئے چندہ شروع کیا اور چوہڑوں تک سے اس میں چندہ لیا۔ یہ ان کی بے نفسی اور اخلاص کی ایک مثال ہے ان میں تفاخر اور تکلف اگر ہوتا تو وہ کم از کم ایسے موقع پر ان لوگوں سے چندہ نہ لیتے مگر وہ جو کچھ کر رہے تھے خدا کی مخلوق کے لئے اور اس میں کوئی امتیاز ان کے نزدیک نہ تھا وہ سب کو ایک آنکھ سے دیکھتے تھے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ربوبیت عامہ کے فیضان کو پا کر تفریق نہ کر سکتے تھے۔

(حیات ناصر ص24)

مزید لکھتے ہیں:

حضرت نانا جان میں یہ جذبہ خصوصیت سے قابل احترام تھا کہ آپ ہر اس کام میں جو کسی حیثیت سے رفاہ عام کا کام ہو بہت دلچسپی لیتے تھے اور جب تک اس کام کو کر نہ لیتے تھے سست نہ ہوتے تھے۔ ان میں ایک عزم مقبلانہ تھا۔

(حیات ناصر ص25)

آپ کے صاحبزادے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب آپ کی وفات پر آپ کے متعلق لکھتے ہیں:۔

ایک صفت آپ کی سخاوت اور غریبوں کی خبر گیری تھی۔ ہمیشہ نقدی اور کپڑوں سے غربا کی امداد کرتے رہنا آپ کی عادت میں داخل تھا۔

(حیات ناصر ص82)

عرفانی صاحب حضرت نانا جان کی وفات پر لکھتے ہیں:

دنیا میں وہ نیکی اور مخلوق کی بھلائی کے لئے اتنے کارنامے چھوڑ گئے ہیں کہ وہ ہمیشہ زندہ سمجھے جائیں گے۔ حضرت میر ناصر نواب جیسی شخصیت کا انسان اگر یورپ میں ہوتا تو آج شہر کے سب سے بڑے چوک میں ان کا مجسمہ رفاہ عام کے کاموں کے لحاظ سے ہمدرد خلائق کے نام سے بنایا گیا ہوتا اور کئی سوسائٹیاں اور کلب ان کے نام پر جاری ہوتے مگر ہم مجسموں اور بتوں کے قائل نہیں۔

(حیات ناصر ص83)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم حافظ عبدالحمید صاحب

تربیت اولاد کے عملی نمونے اور روشن مثالیں

والدین کا اپنا نیک نمونہ تربیت اولاد کے لئے نسخہ کیمیا ہے

(قسط دوم آخر)

بیت الذکر میں بغیر ٹوپی

محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ لڑکوں کے لئے ٹوپی کا استعمال خصوصاً (بیت الذکر) میں جاتے ہوئے ضروری سمجھتے میں نے کبھی آپ کو بچوں کی کسی کوتاہی پر ڈانٹتے ہوئے نہیں دیکھا۔ لیکن اس معاملے میں اپنے ایک نواسے کو جب حضور نے (بیت الذکر) میں ٹوپی کے بغیر دیکھا تو اس کے والدین کے ساتھ اتنی ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ میں نے کبھی آپ کو ایسا ناراض نہیں دیکھا آپ نے ان سے یہ بھی فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ اگر اپنے بیٹوں کو (بیت الذکر) میں بغیر ٹوپی کے دیکھ لیتے تو ان کی ٹنڈیں کروادیا کرتے تھے فرمایا اگر اب میں نے دیکھا تو ٹنڈ کروادوں گا رات کے کھانے پر فرمایا کہ میں نے سوچا کہ مصلح موعودؓ کے تو وہ بیٹے تھے ان کا حق تھا کہ ان کی ٹنڈیں کروادیتے میرا تو یہ نواسا ہے میرا یہ حق نہیں ہے۔ حضور اپنی ذات کے لئے بھی ٹوپی کا بہت اہتمام رکھتے۔

(الفضل ربوہ 11/اکتوبر 2003ء)

بعض چھوٹی چھوٹی باتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

بچوں کو معمولی اور حقیر سمجھ کر بے وجہ جھڑکنا نہیں چاہئے اور جہاں تک ممکن ہوان سے عزت کا سلوک کیا کرو لیکن اس کے بھی غلط معنی لے لئے جاتے ہیں۔ عزت سے پیش آنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں جو بعض لوگ غلط طور پر سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ کچھ نہیں کہنا۔ تو جہاں عزت سے پیش آؤ کا ارشاد ہے وہاں اچھی تربیت کا ارشاد بھی ساتھ ہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بات میں سختی نہ کرو لیکن غلط کام پر بچوں کو سمجھاؤ بھی کیونکہ یہ تربیت کا حصہ ہے۔ اگر کسی بات پر لوگوں کے سامنے ڈانٹنا بچے کی نفسیات پر برا اثر ڈالتا ہے تو وہاں اس کو پیار سے سمجھا دینا، کسی غلط کام سے روکنا اس کی اصلاح کا باعث بنتا ہے۔ تو بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں جن کی طرف مائیں نظر ہی نہیں کرتیں توجہ ہی نہیں دیتیں اور یوں نظر انداز کر دیتی ہیں جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔ مثلاً کسی کے گھر گئے ہیں، بچہ چیزیں چھیڑ رہا ہے یا چاکلیٹ یا اور کوئی کھانے کی چیز کھا کر پردوں یا صوفوں پر مل رہا ہے، کرسیوں سے ہاتھ پونچھ رہا ہے۔ گھر والے دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہے ہوتے ہیں ایسی صورت میں کہ ماں کسی طرح اپنے بچے کو اس حرکت سے روکے۔ لیکن ماں اس کی طرف توجہ ہی نہیں دے رہی، دیکھنے کی روادار ہی نہیں ہوتی، یا دیکھ کر نظریں پھیر لیتی ہے کہ اس وقت اگر میں نے اس کو کچھ کہا تو بچے کی عزت نفس کچلی جائے گی اور شرمندہ ہو گا یہ طریق بالکل غلط ہے۔ پھر بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ بچے نے کوئی شرارت کی، بلاوجہ کسی دوسرے بچے کو مارا، یا کسی کی کوئی چیز توڑ دی تو ماں باپ بچے کو کہہ تو رہے ہوتے ہیں کہ یہ کیوں کیا لیکن ان کے چہرے پر جو تاثرات ہوتے ہیں اور ماں باپ کے ہونٹوں پر جو دبی مسکراہٹ ہوتی ہے وہ بتا رہی ہوتی ہے کہ کوئی بات نہیں۔ بچہ بہت ہوشیار ہوتا ہے یہ یاد رکھیں بچہ بڑا ہوشیار ہوتا ہے وہ سب تاثرات دیکھ رہا ہوتا ہے اور اپنے ماں باپ کی ہر ادا سے واقف ہوتا ہے۔ تو اس طرح اس کی تربیت ہونے کی بجائے بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے ایسی باتوں پر مار دھاڑ کرنے کی ضرورت نہیں لیکن چہرے پر ذرا سنجیدگی سی پیدا کر لینی چاہئے تا کہ بچے کو یہ احساس ہو کہ میں نے غلط کام کیا ہے۔ پھر دین کے معاملے میں بچپن سے ہی بچے کے دل میں اس کی اہمیت اور پیار اور عزت پیدا کریں بعض دفعہ بچے ضد میں آکر بڑی ناگوار بات کر جاتے ہیں۔ جہاں بہر حال بچے کو سمجھانے کے لئے ماں باپ کو سختی بھی کرنی پڑتی ہے۔ اب حضرت مسیح موعودؑ جہاں ہر وقت یہ نصیحت فرما رہے ہیں کہ بچے سے نرمی کا سلوک کرو وہاں یہ مثال بھی ہے حضرت اماں جانؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ وہ قرآن شریف ریل پر رکھ کر پڑھ رہی تھیں۔ میاں مبارک صاحب، جو چھوٹے بچے تھے، ان سے کسی کام کے لئے کہہ رہے تھے اور ضد کر کے ہاتھ سے ریل کو دھکا دیا کہ پہلے میرا کام کر دیں حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بے ادبی دیکھی تو انہیں تھپڑ دے مارا۔ اب یہاں دین کے معاملے میں کوئی رعایت نہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعودؑ بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف تھے۔

(الفضل لندن۔29۔اگست 2003ء)

مدلل طور پر نصیحت

محترم ایم۔ایم احمد صاحب اپنے والد حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ۔

مجھے فرمایا کرتے تھے کہ بچوں کی تربیت کے معاملہ میں میرا وہی طریق ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کا تھا۔ میں انہیں نصیحت کرتا رہتا ہوں۔ لیکن دراصل سہارا خدا کی ذات ہے جس کے آگے جھک کر دعا کو رہتا ہوں کہ وہ تم لوگوں کو اپنی رضا کے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے اور دین کا خادم بنادے۔

ہمیں جب بھی نصیحت فرماتے تو اس میں اس بات کو ملحوظ رکھتے کہ سبکی کا پہلو نہ ہو۔ فرمایا کرتے تھے کہ اگر نصیحت ایسے رنگ میں کی جاوے کہ دوسرے کی خفت ہو تو وہ ٹھیک اثر پیدا نہیں کرتی بلکہ بعض دفعہ الٹا نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ مجھے یاد ہے بچپن میں جب بھی میری کوئی حرکت پسند نہ آتی تو اس کے متعلق تفصیل سے خط لکھتے تھے اور بڑے موثر اور مدلل طور پر نصیحت فرماتے تھے۔ کسی خادمہ یا چھوٹے بچے کے ہاتھ خط اس ہدایت سے بھیجتے کہ پڑھ کر اسے واپس کر دو۔ اس طریق میں ایک پہلو تو یہی ہوتا تھا کہ دوسروں کے سامنے ڈانٹ ڈپٹ یا نصیحت کا اچھا اثر نہ پڑے گا اور دوسرے بعض مواقع پر شاید حجاب بھی مانع ہوتا ہو۔ ہم بہن بھائیوں کو دین کے کسی معاملہ میں دلچسپی لینے اور کام سے بہت خوش ہوتے تھے اور اپنی خوشی کا اظہار بھی فرماتے تھے اور یہی خواہش رکھتے تھے کہ دنیوی زندگی کا حصہ ایک ثانوی حیثیت سے زیادہ اہمیت حاصل نہ کرے۔

(کتاب ایم۔ایم احمد شخصیت اور خدمات ص188)

روٹی نہ کھانے دیتے

مولوی ابوالمبارک صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

میرے سسر صاحب اور ساس صاحبہ نے میری بیوی کی بہت اچھی تربیت کی تھی۔ بقول میری اہلیہ زینب بی بی پانچوں نمازیں بچپن سے ہی پڑھتی رہی ہوں اگر نہیں پڑھتی تھی تو والد صاحب (حافظ امام الدین صاحب) اس وقت تک روٹی نہ کھانے دیتے تھے جب تک نماز نہ پڑھ لیتی۔ نماز کی عادت والد صاحب نے ہی ڈالی تھی۔ شادی کے بعد بھی نمازیں باقاعدگی سے پڑھتی رہیں۔

(الفضل ربوہ 8 دسمبر 2004ء)

اپنے تصور میں

حضرت چوہدری محمد نصراللہ خان صاحب کے متعلق ان کے بیٹے حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

میری طبیعت پر بچپن سے یہ اثر تھا کہ والد صاحب نماز بہت پابندی سے ادا فرمایا کرتے اور تہجد کا التزام رکھتے تھے۔ میں اپنے تصور میں اکثر والد صاحب کو نماز پڑھتے یا قرآن کریم کی تلاوت کرتے دیکھتا ہوں۔ آپ فجر کی نماز سیالکوٹ میں (-) کبوتراں والی میں ادا کرتے تھے۔ جو ہمارے گھر سے فاصلے پر تھی اس لئے والد صاحب گھر سے بہت اندھیرے میں روانہ ہو جاتے تھے۔

(رفقائے احمد جلد 11 ص 163)

قرآن کریم کا سادہ ترجمہ ختم کرادیا

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب بیان فرماتے ہیں۔

میرے انٹرنس کے امتحان میں چھ ماہ کے قریب باقی تھے ایک دن والد صاحب نے مجھ سے دریافت فرمایا قرآن مجید کا ترجمہ کتنا پڑھ لیا ہے۔ ان دنوں میں مکرمی جناب مولوی فیض الدین صاحب سے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا کرتا تھا میں نے جواب دیا ساڑھے سات پارے پڑھے ہیں۔ فرمایا۔ تمہارا امتحان قریب آرہا ہے جب تم کالج چلے جاؤ گے تو ان امور کی طرف توجہ کم ہو جائیگی میں چاہتا ہوں کہ امتحان سے قبل قرآن کریم کا ترجمہ ختم کر لو اس لئے بجائے بیت میں جا کر پڑھنے کے گھر میں مجھ سے ہی پڑھ لیا کرو۔ اس طرح باقاعدگی سے پڑھ سکو گے اور جلد ختم کر سکو گے۔ چنانچہ اس کے بعد میں دن کے وقت دو تین رکوع کا ترجمہ دیکھ چھوڑتا تھا اور عشاء کے بعد والد صاحب کو سنا دیا کرتا تھا اس طرح کالج میں داخل ہونے سے پہلے آپ نے مجھے قرآن کریم کا سادہ ترجمہ ختم کرادیا۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 11 ص 163-164)

ہمیشہ خدا کی رضا

محترمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ بنت سید میر محمد اسحاق صاحب کے بارہ میں آپ کی صاحبزادی مکرمہ امۃ الکافی عمر صاحبہ بیان فرماتی ہیں۔ آپ ہمیشہ خدا کی رضا کو پیش نظر رکھتیں۔ بچوں نے جب بھی کہانی سننے کی خواہش کی تو ہمیشہ انبیاء، خلفاء اور صحابہ کے واقعات بیان کئے۔ خلافت سے تعلق مضبوط کرنے کے لئے جب بھی بچے نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو کہتیں کہ سب سے پہلے حضرت صاحب کے لئے دعا کرو۔ اپنی نمازیں تو باوضو کھڑے ہو کر خاص توجہ اور التزام سے ادا کرتیں لیکن بچوں کی نمازوں اور وضو پر بھی خاص نظر تھی۔ اگر کوئی بچہ جلدی جلدی نماز پڑھ لیتا تو دوبارہ پڑھواتیں ...... ہمارے گھر میں فجر کی نماز کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کئے بغیر ناشتہ نہیں دیا جاتا تھا۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے والدین کو تہجد گزار پایا۔ میری شادی

کے ڈیڑھ دو سال بعد اپنے ایک خط میں انہوں نے یہاں تک لکھا کہ اگر تم نے کوئی نماز بھی چھوڑی تو سمجھو کہ اس دن میرا ہارٹ فیل ہوجائے گا۔ ان کو قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کا اتنا شغف تھا کہ نہ صرف اپنے گھر پر پڑھایا کرتیں بلکہ دوسروں کے گھروں میں جاکر زبردستی پڑھاتیں۔ اپنے بچوں کو روزانہ مغرب کے بعد قرآن کریم کا لفظی ترجمہ سکھلاتیں اور پھر ہر سپارے کے بعد امتحان لیا کرتیں۔ تربیت کی طرف ایسی توجہ تھی کہ کبھی کسی کا برے رنگ میں ذکر نہ کیا۔ سچائی کا ایسا احترام تھا کہ جھوٹ بولنے کی سزا بڑی ہی شدید ہوا کرتی۔ جو بات وہ خود نہ بتانا چاہیں تو آرام سے کہہ دیتیں کہ یہ نہیں بتاؤں گی لیکن جھوٹ کبھی نہیں بولا۔

(الفضل لندن 6 جنوری 1998ء)

دعائے قنوت اس وقت کی یاد کی ہوئی ہے

مکرم محمد سعید احمد صاحب انجینئر اپنی کتاب میں قادیان کا اپنے بچپن کا ایک واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

ایک روز عشاء کی نماز بیت نور میں ادا کرنے کے بعد ہم دس بارہ اطفال گھروں کو جا رہے تھے۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ رات کی خنکی سے بچوں کو دن بھر کی گرمی سے کچھ نجات ملی۔ سکول میں تعطیلات تھیں۔ چاندنی رات تھی تو بچوں نے اچانک چھپن چھپائی کھیلنے کا پروگرام بنا لیا۔ بچے کھیل رہے ہوں تو شور مچانا ان کا پیدائشی حق ہے۔ ہم اسی کیفیت میں تھے کہ بزرگ نمازی نماز کے بعد لمبے نوافل کی ادائیگی سے فارغ ہو کر گھروں کو واپس جا رہے تھے۔ ہمارے مربی صاحب (مربی اطفال مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب رفیق حضرت بانی جماعت احمدیہ) نے ہمارا شور سنا تو سخت ناراضگی اور غصہ کا اظہار کرتے ہوئے زور سے پکارا او نیک بختو سب ادھر آجاؤ۔ اب ہمیں معلوم تھا کہ ان کی بینائی کمزور ہے۔ رات اگرچہ چاندنی تھی پھر بھی ان کو لڑکوں کی شکلیں نظر نہیں آسکتی تھیں مگر کوئی لڑکا نہ بھاگا۔ ہم سب خاموشی سے مربی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ اب وہ ہمیں ڈانٹ رہے تھے کہ نماز کب کی ختم ہوگئی ہے اور تم اب تک یہاں کھیل رہے ہو۔ تمہاری مائیں گھروں میں پریشان ہوں گی اور پھر صبح کی نماز کے لئے کیسے اٹھو گے۔ میں تمہیں بہت سخت سزا دوں گا اور بار بار اپنی چھڑی کو زمین پر مار رہے تھے جس کی وجہ سے ہم بچوں پر بہت خوف طاری ہوا کہ اللہ جانے مربی صاحب کیا سزا دیں گے۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ جن بچوں کو دعائے قنوت آتی ہے ہاتھ کھڑا کریں۔ اب سب کا حال ایک جیسا تھا۔ کسی نے ہاتھ کھڑا نہ کیا تو مربی صاحب کا غصہ اور بڑھ گیا کہنے لگے اب تمہاری سزا یہی ہے کہ جو دعائے قنوت سنائے وہی گھر جائے۔ وہیں زمین پر کلاس لگ گئی اور سب بچوں کو دعائے قنوت یاد کرائی گئی۔ کلاس ختم ہونے پر مربی صاحب نے تاکید کی کہ اپنی ماؤں کو جاکر بتا دینا کہ آج مربی صاحب کے دعائے قنوت یاد کرانے کی وجہ سے دیر ہوگئی ہے۔ ہماری چھپن چھپائی اور شور مچانے کا کوئی ذکر نہ تھا۔ میری دعائے قنوت اس وقت کی یاد کی ہوئی ہے۔

اس زمانہ میں قادیان کی آبادی میں رفقائے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی کافی تعداد بقید حیات تھی۔ یہ پاک گروہ بڑے اہتمام سے پنجگانہ نمازیں اپنے اپنے حلقہ کی بیوت میں ادا کرتے۔ آتے جاتے کبھی کبھی چار پانچ کا گروہ بن جاتا۔ ہم بچے تجسس کی راہ سے کہ یہ بزرگ آپس میں کیا باتیں کرتے ہیں ان کے پیچھے ہو لیتے تو یہی پتہ چلتا کہ رات مجھے یہ خواب آئی ہے۔ یہ الہام ہوا ہے یہ نئی بات میرے علم میں آئی ہے یا یہ نشان حضرت بانی جماعت احمدیہ کی صداقت کا پورا ہوتے دیکھا ہے۔ کم عمری کی وجہ سے ان بزرگان کی سب علمی اور روحانی باتیں سمجھ نہ آتی تھیں مگر آج تک طبیعت میں یہی تاثر ہے کہ یہ فرشتے تھے جو انسانی صورتوں میں زمین پر چلتے پھرتے تھے۔ آپس میں ملتے تو سلام کے بعد معانقہ کرتے۔ چہروں پر نور اور انبساط کی لہر ہوتی۔ ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرتے۔ یوں محسوس ہوتا کہ برسوں بعد بچھڑے ہوئے ملے ہیں۔ حالانکہ نمازوں میں پانچ وقت ملاقات ہوتی تھی۔ ایک دوسرے کو بھائی صاحب کہہ کر مخاطب کرتے اور کئی ایک رفقاء کے نام کے ساتھ بھائی کا لفظ لاحقہ بن گیا تھا۔ جیسے بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بھائی عبدالرحیم صاحب بھائی شیر محمد صاحب۔

ہم بچے کھیل رہے ہوتے تھے تو انتہائی پیارے انداز میں نماز کے لئے بیت میں جانے کی تحریک کرتے جیسے بچو کیا نداء ہوگئی ہے یا بچو میں نماز کے لئے جا رہا ہوں یا جس بچے کو ذاتی طور پر جانتے ہوتے اس سے کوئی ذاتی سوال پوچھ کر متوجہ کرتے جس سے اکثر بچوں کو نماز کے وقت سے پہلے بیت میں جانے کی عادت پڑ گئی۔ بیت میں بزرگان نماز کھڑی ہونے کے انتظار میں بیٹھے ذکر الٰہی کر رہے ہوتے۔ ہم بچے بیت نور کی چھت پر چڑھ کر چار چار پانچ پانچ ندائیں دیتے رہتے۔ عجیب روحانی ماحول تھا۔ قادیان کا ماحول علم اور روحانیت کا سمندر تھا۔ ہر طرف زوردار لہریں اٹھتیں۔ بزرگوں کو گھنٹوں بیوت میں جاکر نوافل ادا کرتے اور لمبے سجدے کرتے دیکھا۔ قدم قدم پر قبولیت دعا کے واقعات سنے اور دیکھے۔ (گمنام وبے ہنری ص 4)

باوضو ہوکر

مکرم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ اپنی ہمشیرہ محترمہ بی بی غلام سکینہ صاحبہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کے لئے نگرانی کے ساتھ حضور انور کی خدمت اقدس میں دعائیہ خطوط لکھنے کی تلقین فرماتیں۔ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے بچوں کو سنواتیں۔ جب ان کے بیٹے مکرم محمود ایاز صاحب اعلیٰ تعلیم کے بعد بطور ٹیچر تعینات ہوئے تو آپ نے اپنے لخت جگر کو یہ نصیحت فرمائی۔ بیٹا استاد اگر فرشتہ نہیں تو فرشتہ صفت ضرور ہونا چاہئے۔ تم اپنے فرائض منصبی اسی اصول کو پیش نظر رکھ کر ادا کرنا تو تمہیں کبھی مشکل پیش نہیں آئے گی اور اللہ تعالیٰ رزق میں بھی برکت ڈالتا رہے گا۔ پھر فرمایا کہ میں نے ہمیشہ اپنے بچوں کو باوضو ہوکر دودھ پلایا۔ اللہ اللہ کس شان اور اعلیٰ مقام کی والدہ تھیں۔ ایسی مائیں تو قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتی ہیں۔

(الفضل ربوہ 7 جون 2010ء صفحہ 5)

میری نوکری کرلو

محترم چوہدری محمد مالک صاحب چدھڑ جنہوں نے 28 مئی 2010ء کو راہ مولیٰ میں جان کا نذرانہ پیش کیا ان کے صاحبزادے داؤد احمد صاحب بتاتے ہیں کہ جب میں نے ایم اے اکنامکس پاس کیا والد صاحب سے ملازمت کی اجازت چاہی تو انہوں نے جواب دیا کہ میری نوکری کرلو۔ میں نے کہا وہ کیا ہے تو انہوں نے کہا تم باقاعدہ دفتر کی طرح تیار ہوکر صبح نو بجے آنا درمیان میں وقفہ بھی ہوگا اور شام پانچ بجے چھٹی ہوجایا کرے گی اور یہاں میز پر بیٹھ جاؤ اور حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھا کرو اور اپنی نوکری سے جتنی تنخواہ ملنے کی تمہیں امید ہے اتنی تنخواہ میں تمہیں دیدیا کروں گا تو کتابیں پڑھانے کے بعد اس نوکری سے فارغ کیا تو بچپن سے لے کر شادی تک بچوں کی اس طرح تربیت کی۔ نداء کے وقت سب بچوں کے دروازے کھٹکھٹاتے جب تک انہیں اٹھا نہیں لیتے تھے چھوڑتے نہیں تھے اور پھر وضو کروا کر گھر میں باقاعدہ نماز ہوتی۔ بچوں کی تربیت کے لئے انہیں کبھی نہیں مارا اور لڑکے کہتے ہیں ہمیں بھی یہی فلسفہ سمجھاتے کہ بچوں کے لئے دعا کرنی چاہئے یہی ان کی ہمدردی ہے اور مار پیٹ سے تربیت نہیں ہوتی کہتے ہیں جب بھی رات کو میری آنکھ کھلتی میں رو رو کر انہیں اپنی اولاد کے لئے دعائیں ہی کرتے دیکھتا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 8 نومبر 2010ء صفحہ 6)

انعام دینا چاہتا ہوں

مکرم شریف احمد صاحب بانی اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں۔

قادیان میں ہمارے محلّہ میں ایک بزرگ رفیق حضرت مولوی عبداللہ صاحب بوتالوی والد ماجد مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور و حافظ قدرت اللہ صاحب قیام فرماتے تھے۔ ایک دن محلّہ کی بیت الذکر میں تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ ہوا۔ ہم تینوں بھائی اول، دوم، سوم قرار پائے۔ مولوی صاحب نے انتہائی خوشی کا اظہار فرمایا اور جلسہ کے اختتام پر ہمارے والد صاحب سے فرمایا۔ کہ میں بچوں کو انعام دینا چاہتا ہوں۔ میں نے کسی زمانہ میں خوشخطی کا فن سیکھا تھا۔ آپ کے بچے روزانہ فجر کے وقت تختیاں اور قلم لے کر میرے گھر آجایا کریں۔ میں انہیں خوشخطی سکھلاؤں گا اس طرح پر بہت ہی مفید کلاس جاری ہوئی اور بعد ازاں محلّہ کے اور بھی بہت سے بچوں نے استفادہ کیا اس کلاس کے نتیجہ میں برادرم منیر احمد صاحب انتہائی خوشخط لکھتے تھے اور آپ کی تحریر ایسی تھی گویا موتی پروئے ہوئے ہیں ...... اخبار الفضل اور دوسرے دینی رسائل ہماری دوکان پر آتے تھے۔ حضرت والد صاحب مرحوم میاں محمد صدیق صاحب بانی شام کو گھر آتے تو ان اخبارات و رسائل سے حضرت مصلح موعود کا کلام معرفت اور احباب جماعت کو نصائح آسان زبان میں بچوں کے ذہن نشین کراتے۔ .... قادیان میں ہمارے ہمسائے مولوی عبدالحیٔ صاحب مربی (انڈونیشیا) تھے۔ مولوی صاحب انتہائی محبت اور شفقت سے دارالرحمت کی بیت میں ہم تینوں بھائیوں کو نماز باجماعت کے لئے لے جاتے۔ ایک روز جمعہ کے بعد بیت اقصیٰ سے واپس گھر آکر اپنے چھوٹے بھائی اور خاکسار سے کہا کہ آج حضرت صاحب کے خطبہ کا خلاصہ سنائیں۔ ان کے بھائی نے تو کسی قدر خلاصہ بیان کردیا لیکن میں اس غیر متوقع سوال کے لئے تیار نہ تھا مگر اس کا یہ عظیم فائدہ ہوا کہ اس کے بعد میں نے حضور کے تمام خطبات نہایت توجہ اور انہماک سے سنے اب بھی جب تاریخ احمدیت کا مطالعہ کرتے ہوئے وہ خطبات پڑھتا ہوں جو اپنے کانوں سے سنے تھے تو ایک عجیب رقت طاری ہوجاتی ہے اور حضرت مصلح موعود کا نورانی چہرہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے......

اپنے اساتذہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ہمارے یہ روحانی والدین اپنا فرض منصبی سمجھ کر بچوں کو پڑھاتے اور یہ بات ان کا جزو ایمان تھا کہ ہمارے ان عزیزوں نے احمدیت کا سپاہی بننا ہے۔ ماسٹر نذیر احمد رحمانی صاحب نے چھٹی کلاس میں خاکسار کو تحریک کی کہ ابھی سے روزانہ ڈائری لکھنے کی عادت ڈالو۔ میاں محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے طلبہ کو تلقین فرماتے کہ کورس کی کتابوں کے علاوہ مطالعہ کی عادت ڈالو اور روزانہ ایک اردو اور ایک انگریزی اخبار پڑھا کرو حضرت مولوی تاج دین صاحب کے کلاس کے بیان کردہ معرفت کے نکات اب تک ازبر ہیں۔ جب صبح سکول شروع ہونے سے پہلے اسمبلی میں تلاوت قرآن پاک

کے بعد حضرت مولوی صاحب بالجہر کوئی نہ کوئی دعا طلباء کے ساتھ دہراتے اس زمانہ کی یاد کروائی ہوئی ادعیۃ الرسولؐ اور ادعیۃ القرآن اب بھی یاد ہیں۔ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب ہمارے ہیڈ ماسٹر تھے۔ حضرت شاہ صاحب نے سکول میں بہت سی اصلاحات جاری فرمائیں۔ مجھے خوب یاد ہے، ہماری جماعت میں ہر طالبعلم کے ذمہ ایک رکوع تھا اس طرح ساری کلاس نے مل کر پورا پارہ یاد کرلیا اور سارے سکول نے مل کر پورا قرآن پاک حفظ کرلیا۔

(روزنامہ الفضل 28 فروری 2011ء صفحہ 3.4)

چند مفید باتوں کا ذکر

اب مضمون کے آخر پر خاکسار چند ایسی مفید باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہے جو بزرگان اور دوستوں سے سنیں اور انہیں مفید پایا آپ بھی اپنے ذوق اور حالات کے مطابق ان سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

☆ایک دوست نے ذکر کیا کہ ہماری رہائش ایسی جگہ تھی کہ جہاں سے احمدیہ بیت الذکر دور تھی ہم گھر پر نماز باجماعت ادا کرتے تھے والد صاحب کا یہ طریق تھا کہ ہم بہن بھائیوں کی باری باری ڈیوٹی ہوتی کہ روزانہ نماز مغرب کے بعد درس دینا ہے۔ ہر بچہ اپنی باری پر درس کی تیاری کرتا اور اپنی عمر کے مطابق جماعتی کتب یا جماعتی رسائل سے مدد لیتا اس طرح ہم سب بہن بھائیوں کے علم میں بہت اضافہ ہوا اور درس کا یہ سلسلہ بہت مفید ثابت ہوا۔

☆ایک اور دوست نے بتایا کہ روزانہ ایک نماز کے بعد گھر پر والد صاحب سب بچوں کو بٹھا کر ایک آیت کا ترجمہ پڑھاتے۔

☆ایک دفعہ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب ہمارے محلّہ میں تشریف لائے تقریب کے بعد جب آپ واپس تشریف لے جانے لگے تو سب بچے قطار میں کھڑے ہوگئے تاکہ آپ سے مصافحہ کرسکیں چھوٹی عمر کی ایک بچی بھی قطار میں کھڑی ہوگئی آپ نے سب بچوں سے مصافحہ کیا لیکن جب اس بچی کی باری آئی تو آپ نے اسے پیار دیا اور فرمایا کہ بچیاں مردوں سے مصافحہ نہیں کرتیں بلکہ پیار لیتی ہیں۔

☆جرمنی کے ایک دوست نے ذکر کیا کہ میرے بچوں کا سکول گھر کے قریب ہی ہے اور بچے سکول سے پیدل واپس آتے ہیں۔ جمعہ کے روز میں یہ اہتمام کرتا ہوں کہ بچوں کو سکول سے واپس گاڑی پر لاتا ہوں اور اس دن گھر پر خاص طور پر بچوں کی پسند کا کھانا تیار کیا جاتا ہے یہ اس لئے کہ اس ماحول میں رہتے ہوئے بچوں کو ذہن نشین رہے کہ جمعہ کا دن ہمارے لئے ایک خاص دن ہے۔

☆ایک دفعہ ایک دوست نے خاکسار سے ذکر کیا کہ میری بیٹی قاعدہ یسرنا القرآن نہیں پڑھتی کوئی مشورہ دیں میں نے چند باتیں بتائیں کہ اس طرح کوشش کریں کچھ عرصہ بعد انہوں نے کہا کہ کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آخر کچھ عرصہ بعد انہوں نے بتایا کہ میری بیٹی کی آمین ہے۔ میں نے خوشی کا اظہار کیا کہ کس طرح کامیابی ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ میں رات کی ڈیوٹی کرتا ہوں صبح فجر کے وقت ڈیوٹی سے واپس آکر نماز اور تلاوت کے بعد سوجاتا ہوں بیٹی اس وقت سوئی ہوتی ہے۔ دوپہر کو جب بیٹی سکول سے واپس آتی ہے تو اس سے ملاقات ہوتی ہے اور تھوڑی دیر بعد میں ڈیوٹی پر چلا جاتا ہوں۔ ایک دن جب بچی کی والدہ بچی کو قاعدہ پڑھا رہی تھیں اور بیٹی قاعدہ نہیں پڑھ رہی تھی تو بیٹی نے کہا کہ آپ مجھے تو قاعدہ پڑھاتی ہیں لیکن ابو نے تو کبھی تلاوت نہیں کی اس لئے میں بھی نہیں پڑھوں گی۔ اہلیہ نے جب اس بات کا مجھ سے ذکر کیا کہ آپ جب تلاوت کرتے ہیں تو بیٹی سوئی ہوتی ہے اس لئے یہ سمجھتی ہے کہ آپ تلاوت نہیں کرتے۔ اس کے بعد میں نے یہ معمول بنالیا کہ جب بیٹی سکول سے واپس آتی تو میں ڈیوٹی پر جانے سے قبل بیٹی کے سامنے تلاوت قرآن کریم کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور بچی نے شوق سے قاعدہ پڑھنا شروع کردیا اور اب اس نے قرآن کریم ناظرہ ختم کرلیا ہے اور ہم اس کی آمین کررہے ہیں۔

بعض دوستوں نے ذکر کیا کہ وہ جب بچوں کو سکول چھوڑنے یا واپس لینے جاتے ہیں (پیدل یا گاڑی پر) تو رستہ میں چھوٹی چھوٹی دعائیں دہراتے ہیں چند دنوں میں بچہ بہت کچھ یاد کرلیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو اپنی اگلی نسل کی اچھی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صاف ستھرا گوشت

1950ء میں ہالینڈ کا ولیم وان ایلین ڈاکٹری پڑھ رہا تھا کہ اسے ایک عجیب خیال آیا وہ یہ کہ ساق (Stem) خلیوں سے گوشت ''اگا'' لیا جائے۔ اب یہی خیال حقیقت بن چکا ہے۔ ولندیزی سائنسدانوں نے اس سال خوراک کے ساق خلیوں سے کامیابی کے ساتھ گوشت حاصل کرلیا۔ مطلب یہ کہ اب ساق خلیوں کے ذریعے بکرے، مرغ، مچھلی غرض ہر حلال جانور کے جسم کا کوئی بھی حصہ ''اگایا'' جاسکتا ہے۔ یوں مستقبل میں جانور پالنے کے جھنجھٹ سے نجات مل جائے گی۔ پھر یہ صاف ستھرا اور صحت مند گوشت حاصل کرنے کا بھی نادر طریقہ ہے۔ کیونکہ ساق خلیے صحت مند جانور سے ہی لئے جائیں گے۔ یہ طریق کار نہایت مفید ہے کیونکہ یوں بڑی مقدار میں گوشت پیدا کرکے اس کی کمی دور کی جاسکتی ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 3 جنوری 2010ء)

غزل

مانا کہ وہ بھی آج تک مانا تو ہے نہیں
ہم نے بھی اُس کے شہر سے جانا تو ہے نہیں

رکھی ہے کوئے یار کی مٹی سنبھال کے
اس سے بڑا زمیں پہ خزانہ تو ہے نہیں

کچھ لوگ تیرے شہر کے خنجر بدست ہیں
کچھ ہم نے باز عشق سے آنا تو ہے نہیں

کہتے ہیں لوگ اُن سے کہو جا کے حالِ دل
اب ہم نے اپنی جان سے جانا تو ہے نہیں

خانہ بدوش لوگ ہم دنیا کو کیا کریں
دنیا سے لے کے ساتھ کچھ جانا تو ہے نہیں

اک زخم زخم قوم سے درویش نے کہا
تم نے کسی کی بات کو مانا تو ہے نہیں

جرمِ وفا پہ لائے ہیں مقتل میں وہ ہمیں
اب اُن کے پاس اور بہانہ تو ہے نہیں

ملتے ہیں جس خلوص سے ہم ہر کسی کے ساتھ
ویسے یہ اس طرح کا زمانہ تو ہے نہیں

کچھ اس لئے بھی آج تک روٹھے نہیں ہیں ہم
آ کے ہمیں کسی نے منانا تو ہے نہیں

کیسی غزل کہی ہے اُسے یہ نہ پوچھنا
اُس کم سخن نے کچھ بھی بتانا تو ہے نہیں

مبارک صدیقی

مکرم انجینئر محمد ایوب صاحب

میرے والد۔ مکرم چوہدری محمد یعقوب گُلّا صاحب

میرے شفیق اور پیار کرنے والے والد سال 2011ء میں ایک مختصر علالت کے بعد سی ایم ایچ کھاریاں میں خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ وفات سے تین دن پہلے گھر میں ابا جی کو ناشتہ کے فوراً بعد اچانک ہارٹ اٹیک، برین ہیمبرج ہوا تھا۔ اس دوران میں سب بہن بھائی پاکستان چلے گئے لیکن میں نہ جا سکا۔ یہ ایسا دکھ ہے کہ الفاظ میں اظہار ایک مشکل امر ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ آخر سب کو اسی کی طرف لوٹ جانا ہے، اللہ کرے ہمارا بھی خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین۔

آپ 1931ء میں اپنے آبائی گاؤں مونگ (سابقہ ضلع گجرات) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب علاقہ کے جانے پہچانے اور ذی اثر زمیندار تھے۔ آپ کے سعید الفطرت والد چوہدری خوشی محمد گُلا صاحب (یکے از شرکاء مباہلہ کوٹلی افغاناں و مونگ منعقدہ 28۔اگست 1933) کو جون 1916ء کے فوراً بعد قیامِ پاکستان سے قبل خلافت ثانیہ کے دور میں بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی کہ جب حضرت مولوی جلال الدین شمس صاحب و دیگر علمائے سلسلہ کا مونگ دعوت الی اللہ کی خاطر موسم گرما میں مونگ آنا ہوا۔ دادا جان مرحوم جنگ عظیم اول میں بصرہ، عراق میں زخمی ہونے پر جلد گھر آ گئے تھے۔ اس سے پہلے میرے دادا جان مرحوم کی والدہ شرفاں بی بی صاحبہ نے ایک نہایت مبشر خواب دیکھا تھا کہ ''مرزا صاحب مونگ ہمارے محلّہ میں آئے ہیں۔ آپ انّ تقسیم کر رہے ہیں، میری ہتھیلی پر بھی رکھ دیا اور میں نے اس نعمت کو چاروں بیٹوں میں تقسیم کر دیا، زیادہ خوشی محمد کو دیا اور آخر پر خود بھی ہتھیلی چاٹ لی۔'' بفضلِ اللہ تعالیٰ ہو بہو اسی طرح سب احمدیت کی نعمت سے نوازے گئے۔ دادا جان مرحوم کو اس علاقہ یعنی سرائے عالمگیر تا منڈی بہاؤالدین میں اپنی برادری میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تھی۔ الحمدللہ۔

ابا جان اوائل عمر میں ہی فوج میں بھرتی ہو گئے تھے۔ ستمبر 1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت ہر دو جنگوں میں شرکت کا موقع ملا۔

ہماری امی جان زینب اختر صاحبہ بنت مولوی نور احمد صاحب مولوی فاضل موضع کالووالی سے ستمبر 1953 میں نکاح ہوا۔ ان مشکل ایامِ مخالفت میں والدہ صاحبہ نے کالووالی کی غیر احمدی برادری کے انتہائی دباؤ، تحریص و ترغیب کو رد کر دیا۔ اور اپنے فرشتہ سیرت تایا صوبیدار عبدالغنی مرحوم (موصی و یکے از پانچ ہزاری مجاہدین تحریک جدید، منڈی بہاؤالدین) کا اس اوائل عمری میں ہی استقامت سے ساتھ دے کرامی جان نے عہد بیعت کو پورا کیا۔ ہمارے ابا جان نے تمام عمر ہماری امی جان سے بہت محبت اور احسان کا سلوک رکھا۔ اسی طرح تینوں بہوؤں کو بیٹیوں کی طرح چاہتے اور ہمیشہ ''بیٹا جی!'' کہہ کر بلاتے۔

شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین میں کئی سال تک ملازمت کی۔ آپ کی دیانت اور وفاداری کا سینئرز کو احساس رہا۔ ایک دفعہ حالات نہایت خراب ہو گئے تو آپ نے خداداد بہادری سے اپنا فرض نبھایا اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب، لاہور کی جان بچائی۔ بپھرے ہوئے ہڑتالی مزدوروں کے چنگل سے صاف بچا کر نکل گئے۔ خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

ابا جان نے اپنے تین بیٹوں اور تین بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کیا۔ اکثر کہا کرتے کہ ''ہماری کوئی لمبی چوڑی جائیداد تو ہے نہیں بس تعلیم ہی جائیداد ہے اور اسے جتنا خرچ کرو گے اُتنی ہی بڑھے گی۔ تعلیم ایک روشنی ہے، اپنے آپ کو اور اردگرد ماحول کو اس سے منور کرتے رہو۔''

نہایت محنتی اور ایماندار انسان تھے، نرم خُو اتنے کہ اولاد کو بھی احترام سے بلاتے۔ ایمانداری آپ کا ایک خاص الخاص وصف تھا۔ اسی طرح نرمی اور پیار سے تمام عمر گزری۔ بہت شریف النفس انسان تھے۔ ہماری امی جان کو یا ہمیں زندگی میں ایک دفعہ بھی ناراض نہیں کیا۔ کوئی بڑی بات ہو بھی گئی، تو دُکھ کا اظہار نہ کرتے بس خاموش ہو جاتے۔ میں نے زندگی میں ایسے صابر وجود شاذونادر ہی دیکھے ہیں۔ آپ کے قریبی رشتہ داروں نے بھی اکثر اس بات کا ذکر کیا۔ بڑے ہی حوصلہ والے انسان تھے۔ ہمیشہ پورے نام سے پکارتے تھے۔

اولاد کو بنیادی سہولیات اور اچھی تعلیم و تربیت مہیا کرنے میں بہت محنت سے کام لیا۔ مجھے آرمی میں کمیشن ملنے کے بعد غالباً 1978ء میں ہم مونگ سے کچھ عرصہ کے لئے دارالعلوم غربی ربوہ شفٹ ہو گئے۔ جس کا مقصد بچوں کو اچھی تعلیم دلانا تھا۔ اسی دوران میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (ابھی خلیفۃ المسیح منتخب نہیں ہوئے تھے) مونگ تشریف لائے۔ کھانے کا انتظام ہماری کھلی حویلی میں کیا گیا۔ آپ نے اس سارے انتظام و انصرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اشارہ کر کے بڑی محبت سے بارہا بتایا کرتے تھے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت مسیح موعود کی بابرکت نسل کے ایک فرد نے کھانا تناول فرمایا تھا۔ اس تقریب کی کئی پیاری باتیں یاد کیا کرتے۔

سانحہ مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین 7/اکتوبر 2005ء کے موقع پر غایت درجہ صبر و حوصلہ دکھایا۔ اس موقع پر فجر کی نماز کے دوران میں آٹھ نمازیوں کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا تھا، جس میں آپ کے چھوٹے بھائی چوہدری محمد اسلم گُلّا اور ان کا جواں سال بیٹا یاسر احمد (پہلا واقف نو) بھی شامل تھے، جب کہ بڑا بیٹا (خاکسار) زخمی ہو کر مستقل طور پر معذور ٹھہرا۔ ابا جی کا تمام عمر جماعت احمدیہ مونگ کے بلحاظ عمر سب چھوٹے بڑے افراد سے بڑے پیار و محبت کا تعلق رہا جس کی وجہ سے سب ابا جی کا بہت احترام کرتے تھے۔

ہر باپ کی طرح اولاد کی تکلیف پر تڑپ اُٹھتے۔ ہم دور ہوتے تو بھی آپ کو اس سلسلہ میں کئی سچی خوابوں کے ذریعے پتا چل جاتا۔ خط لکھ کر، یا خود وہاں پہنچ کر یا بذریعہ فون حوصلہ دیتے۔ ہم سب ایسے کئی واقعات کے گواہ ہیں۔ جن کا لکھنا موجب تطویل ہے۔ باریش خوبصورت چہرہ، پابندی وقت کا بہت خیال رکھنے والے، دعا گو شخصیت، نہایت درجہ شفیق اور دھیمی آواز لئے دل کے سخی انسان تھے۔

فجر کی نماز کے بعد ہر روز باقاعدہ لمبی تلاوت کرتے اور ٹیلی ویژن پر ہر صبح التزام سے پورا ایک گھنٹہ تلاوت سننا ایک معمول تھا۔ بڑے اہتمام سے خلیفۃ المسیح کا خطبہ ایم ٹی اے پر سنتے اور اس مائدہ کے جاری ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے لئے دعا گو ہو جاتے۔ اللہ کرے کہ ہم سب لواحقین آپ کی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے والے ہوں۔

والد صاحب بفضل اللہ تعالیٰ پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ ہمیشہ امام الزمان اور قدرت ثانیہ سے محبت کو اپنی اولاد تک نہایت احسن رنگ میں پہنچانا اپنا فرض جانا۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے کچھ افراد کے آنکھوں دیکھے اعلیٰ اخلاق ہماری تربیت کی خاطر بیان کیا کرتے کہ زندگی گزارنے کے یہ اصول ہیں۔ آپ کا ایک اور نمایاں خلق یہ تھا کہ ہر دم شکر گزار رہتے، مخلوق کے بھی اور خالق کے بھی۔ کسی نے کوئی معمولی سی بھی بھلائی کی ہوتی تو اسے ہرگز نہ بھلاتے بلکہ ہمیں بتاتے کہ اس خاندان کا ہم پر یہ احسان ہے اور تم تمام عمر لحاظ رکھنا۔ بحرین کے بعد سعودی عرب میں دوران ملازمت حج نصیب ہوا، یوں اپنے خاندان میں سب سے پہلے حج ادا کیا۔ کچھ وقت سوئٹزرلینڈ میں بھی گزارا۔ حج کی سعادت ملنے اور مالی آسائش پر رحمٰن و رحیم ذات کے حد درجہ شکر گزار تھے۔

دنیوی زندگی میں دلیر انسان واقع ہوئے، مختلف مواقع پر دین حق کے لئے غیرت اور شجاعت کا اظہار نصیب ہوا۔

چار بھائیوں میں سے اب سب سے بڑے بھائی مرزا خاں گُلا بقیدِ حیات ہیں اور ایک ہی بہن ہیں مکرمہ رسولاں بی بی صاحبہ زوجہ محمد عظیم شاد، کینیڈا۔ خدا سب کو صبر دے۔ ہماری والدہ صاحبہ شوگر کی مریض ہیں، خدا انہیں صحت کاملہ سے نوازے اور اس دکھ کو عمر کے اس حصہ میں برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کی اولاد حسبِ ذیل ہے:

خاکسار محمد ایوب (سوئٹزرلینڈ)، چوہدری طاہر محمود (سوئٹزرلینڈ)، فہمیدہ خانم زوجہ چوہدری محفوظ احمد بٹُّر (کرتو شریف ضلع شیخوپورہ)، مبارکہ خانم زوجہ چوہدری محمد ارشد گُلا (جرمنی)، چوہدری ناصر محمود گُلّا (آسٹریا) اور ناہید خانم زوجہ چوہدری مدثر احمد ضیاء (کینیڈا)

آپ کی وفات بعمر 80 سال مورخہ 21/اکتوبر 2011ء بروز جمعۃ المبارک کو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرمائے، تمام صغیرہ و کبیرہ گناہ معاف فرمائے اور یومِ آخرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو اور اپنے پیاروں میں شامل فرمائے اور ہماری والدہ صاحبہ اور تمام بہن بھائیوں کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔ قارئین کرام سے بھی دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

اسی دن سہ پہر چار بجے ہمارے موجودہ گھر کے نزدیک ہی اپنے آبائی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مکرم مربی صاحب ضلع منڈی بہاؤالدین، نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں احمدی و غیر احمدی احباب شامل ہوئے جو کہ موضع مونگ میں مذہبی رواداری اور باہمی احترام کا اظہار تھا۔ سانحہ مونگ کے موقع پر بھی اہالیانِ مونگ نے اسی خلق کا برملا اظہار کیا تھا۔ بیرونِ ملک ہونے کی بنا پر، جنازہ میں میری شرکت نہ ہونے کی وجہ سے، خصوصاً مجھ سے لاتعداد احمدی اور غیر احمدی احباب نے مختلف ممالک سے تعزیت کی خاطر بذریعہ ای میلز اور فون وغیرہ رابطہ کیا۔ اس دکھ کی گھڑی میں ایک رنگ میں ہمارے دُکھ کو بانٹا، خدا تعالیٰ ہر ایک کو جزا دے۔ اور ہم سب افرادِ خاندان کی طرف سے دلی شکریہ قبول ہو۔ جزاک اللّٰہ۔

ہمسائے کی خدمت

صحابہ کرامؓ کی یہ خوبی اور خصوصیت سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے کہ وہ مصیبت ہو یا آفت۔ آسانی ہو یا مشکل ہمیشہ ایک دوسرے کی اعانت و مدد کرتے تھے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جو حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں اور تاریخ میں ذات النطاقین کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی شادی رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ کے بیٹے حضرت زبیرؓ سے ہوئی تھی۔ یہ گھر کے سب کام نمٹا لیتی تھیں بلکہ جانوروں وغیرہ کی دیکھ بھال بھی کر لیتی تھیں مگر انہیں روٹی پکانا نہیں آتی تھی۔ اس سلسلہ میں ان کے ہمسائے ان کی مدد کرتے تھے اور روٹی پکا دیتے تھے۔

(مسلم کتاب السلام باب جواز ارداف المرأۃ الاجنبیۃ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم قریشی عبدالحلیم سحر صاحب دفتر امانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

عزیزم ذیشان احمد قریشی ابن مکرم محمد رضوان محمود قریشی صاحب آف Honslow لندن کی تقریب آمین مورخہ 24 فروری 2012ء کو بیت واحد کے افتتاح کے بعد منعقد ہوئی۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم سے سورۃ العادیات کی ابتدائی آیات سنیں اور دعا کروائی عزیزم نے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ اس کو قرآن کریم اس کی والدہ شمسۃ النساء قریشی صاحبہ نے مکمل کروایا۔ موصوف محترم قریشی ضیاء الحق قریشی صاحب اور مکرمہ امۃ الرشید قریشی صاحبہ مرحومہ کا پوتا، مکرم پروفیسر سراج الحق قریشی صاحب نائب ناظر جلسہ سالانہ اور مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ ایم اے مرحومہ کا نواسہ، مکرم قریشی فضل حق صاحب مرحوم اور مکرم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم اسی طرح حضرت میاں قطب الدین صاحب آف گولیکی گجرات اور حضرت مولوی محمد عثمان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم پڑھنے، اس کو سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم امین الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ظہور سلطان صاحب کیلگری کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 5 مارچ 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت صبور احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری منیر احمد صاحب حال مقیم کیلگری کینیڈا کا پوتا اور مکرم محمد اسلم باجوہ صاحب مرحوم ایڈووکیٹ آف سرگودھا کا نواسہ ہے۔ نومولود اپنے ددھیال کی طرف سے حضرت چوہدری فتح دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور اپنے ننھیال کی طرف سے حضرت چوہدری باغ دین صاحب اور حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب رفقاءِ حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو خلافت احمدیہ کا خادم، نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے نیز باعمر کرے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم محمد ارشد صاحب نائب صدر محلّہ دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ جمیلہ ارشد صاحبہ واقفہ نو کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم محمد زاہد بٹ صاحب ابن مکرم محمد اسلم بٹ صاحب مرحوم ساکن احمد نگر ربوہ کے ساتھ مبلغ ستر ہزار روپے حق مہر پر مکرم مقبول احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 21 جنوری 2012ء کو دارالعلوم وسطی کے سبزہ زار میں کیا۔ اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔ رخصتی کے موقع پر مکرم محمد اکرم بٹ صاحب نے دعا کروائی۔

دوسرے دن احمد نگر میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے دعا کروائی۔

خاکسار کی بڑی بیٹی مکرمہ نبیلہ ارشد صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم عرفان الٰہی صاحب ابن مکرم خوشی محمد صاحب دارالیمن غربی ربوہ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم بشارت احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے مورخہ 29 جنوری 2012ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں کیا۔

دونوں بچیاں مکرم مستری عبد الرحمٰن صاحب مرحوم دارالشکر ربوہ کی پوتیاں، مکرم مرزا رشید احمد صاحب مرحوم ناصر آباد شرقی ربوہ کی نواسیاں اور حضرت مولوی قمر الدین نجار صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ خاندانوں اور احمدیت کے لئے باعث برکت کرے۔ اور دونوں جوڑوں کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے اور بے شمار برکتوں سے نوازے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اعزاز

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں کہ مکرم طاہر احمد سندھو صاحب واقف نو ولد مکرم ناصر احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ حوالہ نمبر 3259A نے لاہور ڈی ایچ اے میں منعقدہ پنجاب سپورٹس وال کلائمبنگ کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ موصوف کو اللہ تعالیٰ مزید کامیابی عطا کرے اور جماعت کے لئے نیک وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم افضال احمد باجوہ صاحب کارکن نظارت امور عامہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم افتخار احمد باجوہ صاحب مقیم لندن مختلف عوارض کیوجہ سے بیمار ہیں۔ سانس کی نالی لگی ہوئی ہے۔ گردے میں بھی انفیکشن ہے اور پیشاب کی نالی بھی لگی ہوئی ہے۔ لندن کے ایک ہسپتال کے CCU میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد شاہ صاحب معلم وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ بشریٰ مبارک صاحبہ بنت مکرم سید محمد محسن شاہ صاحب بقضائے الٰہی مورخہ 15 اپریل 2012ء کو بعمر 61 سال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مورخہ 17 اپریل 2012ء کو ایک بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ آپ گزشتہ 14 سال سے بیمار تھیں۔ بیماری کا یہ عرصہ موصوفہ نے نہایت صبر و شکر سے گزارا۔ مرحومہ نیک، دعا گو، صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ تقریباً 30 سال لجنہ اماء اللہ محلّہ کے شعبہ سیکرٹری مال تحریک جدید کے طور پر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ ایک بیٹا مکرم عطاء اللہ مجیب صاحب مربی سلسلہ اور ایک بیٹی مکرمہ ہبۃ القدیر صاحبہ اہلیہ مکرم آصف احمد سعید صاحب لاہور چھوڑی ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سوئمنگ پول کھول دیا گیا

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام سوئمنگ پول کی صحت مند تفریح جاری ہے جسے سردیوں میں موسم کی شدت کی وجہ سے بند کر دیا جاتا ہے اور گرمیوں میں کھول دیا جاتا ہے۔ اب آغاز موسم گرما میں اسے کھول دیا گیا ہے اس سلسلہ میں ایک تقریب مورخہ 14 اپریل 2012ء کو بعد نماز عصر ساڑھے پانچ بجے سوئمنگ پول کے احاطہ میں منعقد کی گئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ندیم احمد صاحب انچارج ربوہ سوئمنگ پول نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ ماہ جنوری میں سوئمنگ پول کی ضروری مرمت کے کام کو مکمل کروا لیا گیا ہے۔ اسی طرح سوئمنگ پول کے احاطہ کو خوشنما بنانے کے لئے گلشن احمد نرسری کے تعاون سے پھول اور پودوں سے اس کو مزین کیا گیا ہے اور مورخہ 13 اپریل 2012ء کو حسب سابق پانچ بکروں کا صدقہ بھی دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی جانب سے خدام، انصار اور اطفال کو اس صحت افزا تفریح کے مہیا کئے جانے کے پروگرام کو سراہا۔ اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ دعا کے بعد تمام شرکاء کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

ضرورت۔ حفاظتی عملہ

دارالذکر اور لاہور میں واقع دیگر بیوت کیلئے فوری ضرورت کے تحت، سیکیورٹی گارڈز متعین کرنا مقصود ہیں۔ ایسے احباب جو دفاع شعبہ جات سے پنشن یافتہ ہوں یا دیگر سول آرمڈ فورسز میں ملازمت کر چکے ہوں اور درج ذیل شرائط کے حامل ہوں اپنی درخواست امیر ضلع / صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نیچے دیئے گئے پتہ پر ارسال کریں۔ عمر پچاس سال سے کم ہو۔ طبی / جسمانی طور پر صحت مند ہوں، ڈسچارج کے وقت چلن مثالی ہو، ذاتی ہتھیاروں کے استعمال پر عبور ہو، معقول تنخواہ، مناسب رہائشی سہولت، قواعد کے تحت رخصت کی سہولت اور کھانا مہیا کیا جائے گا۔

ایڈمنسٹریٹر دارالذکر 115/A علامہ اقبال روڈ لاہور

فون: 042-36302940

موبائل 0300-4708344

(امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

عجائبات عالم

مسجد نبویؐ

عالم اسلام کی سب سے بڑی مسجد

حضرت محمد مصطفی ﷺ نے جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی مدد اور تعاون سے گارے کی دیواروں اور کھجور کی چھال سے ایک مسجد تعمیر فرمائی جو مسجد نبویؐ کے نام سے مشہور ہوئی۔ اپنی تعمیر سے لے کر اب تک اس میں متعدد مرتبہ تجدید و توسیع ہوئی۔

شاہ فہد بن عبدالعزیز نے 1983ء میں نئے منصوبے پر کام شروع کروایا۔ جس سے مسجد کا رقبہ ایک لاکھ 65 ہزار 500 مربع میٹر ہوگیا۔ حج وعمرہ اور رمضان المبارک کے مہینے میں مسجد نبویؐ کے اندر 10 لاکھ سے زائد افراد سما سکتے ہیں۔

نئے منصوبے کے تحت مسجد کی موجودہ عمارت سے متصل اس کے شمال، مشرق اور مغرب میں ایک نئی عمارت بنائی گئی جس کا رقبہ 82 ہزار مربع میٹر ہے اور اس میں ایک لاکھ 37 ہزار نمازیوں کیلئے گنجائش ہے۔ اسی طرح مسجد نبویؐ کے گراؤنڈ فلور کا مجموعی رقبہ 98 ہزار 500 مربع میٹر ہے جس میں ایک لاکھ 67 ہزار نمازی نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ توسیع شدہ عمارت کی چھتوں کو بھی نماز کے قابل بنایا گیا ہے۔ جس کا رقبہ 67 ہزار مربع میٹر ہے اور اس میں 90 ہزار افراد کی گنجائش ہے۔ اس طرح توسیع کے بعد مسجد نبوی میں کل دو لاکھ 57 ہزار نمازیوں کیلئے گنجائش ہے اور کل رقبہ ایک لاکھ 65 ہزار 500 مربع میٹر ہے۔ توسیع شدہ عمارت میں تہ خانہ بھی بنایا گیا ہے جو ائیر کنڈیشنگ مشینوں وغیرہ کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

مسجد نبویؐ کے کل دروازوں کی تعداد 59 ہے۔ علاوہ ازیں مسجد نبوی کی چھت پر جانے کیلئے بنائے گئے زینوں تک جانے اور ان سے نکلنے کیلئے آٹھ دروازے بنائے گئے ہیں۔ توسیع کے بعد مسجد نبویؐ کے 10 مینار ہوگئے ہیں جن میں 6 نئے بنائے گئے ہیں۔ ہر مینار کی اونچائی 99 میٹر ہے اور مینار کے اوپر بنے ہوئے 6 میٹر کے ہال سمیت یہ اونچائی 105 میٹر ہوگئی ہے۔ اس طرح توسیع کے بعد میناروں کی اونچائی میں 33 میٹر کا اضافہ ہوگیا ہے۔ بقیہ میناروں کی اونچائی 72 میٹر ہے۔

مسجد نبویؐ کے صحن میں 18x18 میٹر رقبے کی 27 برجیاں بنائی گئی ہیں۔ یہ برجیاں دراصل متحرک چھتیں ہیں جنہیں آٹو میٹک طریقے سے کھولا اور بند کیا جاسکتا ہے مسجد کے قریب سڑکیں، انڈر گراؤنڈ کار سٹینڈ، تجارتی و سرکاری عمارتیں اور زائرین کیلئے دیگر سہولتیں جیسے وضو خانے اور طہارت خانے بنائے گئے ہیں۔ مسجد کے اردگرد میدانوں کا رقبہ 2 لاکھ 35 ہزار مربع میٹر ہے۔ جن پر سنگ مرمر لگایا گیا ہے اور مختلف رنگ کے محرابی نقش و نگار بنائے گئے ہیں۔

نماز کیلئے مخصوص حصہ کا رقبہ ایک لاکھ 35 ہزار مربع میٹر ہے۔ جس میں اڑھائی لاکھ نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اگر سارے میدان کو نماز کیلئے استعمال کیا جائے تو 4 لاکھ افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ مسجد نبوی کی توسیع و تعمیر کے مجموعی اخراجات 6 ارب ریال سے زیادہ ہیں۔ توسیع سے قبل مسجد کے سات مین دروازے تھے جو اب 23 ہیں۔ اس کے علاوہ گراؤنڈ فلور کے آٹھ نئے گیٹ بنائے گئے ہیں۔ مسجد کے دروازوں کی تعداد پہلے 16 تھی جو اب 18 ہے۔ مسجد نبویؐ اس وقت دنیا کی بڑی اور خوبصورت ترین مسجد ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

30 اپریل 2012ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:40 am	Quebec Winter Carnival
2:10 am	سپاٹ لائیٹ
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 اپریل 2012ء
4:05 am	سوال وجواب
5:10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	یسرنا القرآن
6:05 am	گلشن وقف نو
7:05 am	Quebec Winter Carnival
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 اپریل 2012ء
8:55 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	دورہ حضور انور
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جولائی 2006ء
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور

خبریں

سیاچن مشکل محاذ ہے آرمی چیف آف پاکستان نے کہا ہے کہ سیاچن کا مسئلہ پاکستان اور بھارت کو مل بیٹھ کر حل کرنا چاہئے۔ سیاچن محاذ دونوں ملکوں کے لئے مشکل ہے۔ دونوں ملکوں کو وسائل عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے چاہئے۔ مسلح افواج نہیں چاہتیں کہ تنازعات کی وجہ سے دفاع پر مزید اخراجات ہوں۔ ہم سیاچن سمیت بھارت سے تمام تنازعات بات چیت سے حل کرنا چاہتے ہیں۔

بھارت کا سرحدی فورسز کو جدید ہتھیار فراہم کرنے کا فیصلہ بھارتی حکومت نے پاکستان اور چین پر نظر رکھتے ہوئے ہتھیاروں میں کمی سے متعلق آرمی چیف کی شکایت پر فوری اقدامات کے طور پر فورسز کو جدید ہتھیاروں سے لیس کرنے اور سرحدوں پر بنیادی ڈھانچے کی تیز ترین ترقی کی منظوری دے دی ہے۔

افریقی یونین نے گنی بساؤ کی رکنیت معطل کردی افریقی یونین نے گنی بساؤ کی رکنیت معطل کردی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق افریقی یونین نے مغربی افریقی ممالک کے اقتصادی بلاک ایکوواس پر بھی زور دیا ہے کہ وہ گنی بساؤ کے فوجی رہنماؤں پر پابندیاں عائد کرتے ہوئے ان کے خلاف کریک ڈاؤن کی دھمکی دی ہے۔

ربوہ سمیت ملک بھر میں لوڈ شیڈنگ کا عذاب ربوہ سمیت ملک بھر میں لوڈ شیڈنگ کا بدترین عذاب جاری 20،20 گھنٹے بجلی بند رہنے لگی۔ جس کی وجہ سے کاروبار زندگی ٹھپ ہوکر رہ گیا۔ بدترین اور طویل غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کے باعث عوام راتیں جاگ کر گزارتے پر مجبور اور نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے عوام ذہنی بیماریوں کا شکار ہونے لگی، جبکہ دوسری جانب لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے پینے کا پانی بھی نایاب جس سے عوام کی مشکلات میں اضافہ ہوگیا۔

بجلی کے نرخوں میں 1.67 روپے فی یونٹ اضافہ نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے ملک بھر میں بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کے ماہانہ ٹیرف میں 1 روپے 67 پیسے فی یونٹ اضافہ کی منظوری دے دی۔ نوٹیفکیشن کے مطابق یہ اضافہ ماہانہ فیول پرائس ایڈجسٹمنٹ کی مد میں ماہ ستمبر کے لئے کیا گیا ہے جو صارفین سے آئندہ ماہ کے بلوں میں وصول کیا جائے گا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 20 اپریل

طلوع فجر	4:07
طلوع آفتاب	5:33
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:42

تریاق مثانہ کثرت پیشاب کی مفید ترین دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

گلیوں، بازاروں، مارکیٹوں کو صاف رکھیں
حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے دارالفتوح شرقی ربوہ
فون 0476214029 موبائل: 03346201283

خواتین وحضرات کے جملہ امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0334-7801578

گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ 0092-47-6212310

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580
starjewellers@ymail.com

آبیان ٹرمائیٹ کنٹرول
اپنی رہائشی و دیگر عمارات دفاتر کو دیمک، مچھر اور ہر قسم کے ضرر رساں کیڑوں سے گارنٹی کے ساتھ محفوظ کریں۔
سعید احمد ایل ڈی اے 160 فلیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
فون نمبر: 042-35203060, 0333-4132950

FR-10